8PUBPN

اضافی مطالعہ

پونے کی سیر

یوسف ناظم

پہلی بات :

اللہ رے ، ذوقِ دشت نوردی کہ بعد مرگ
ہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پاؤں

غالبؔ کے اس شعر میں دشت نوردی یعنی گھومنے پھرنے کے ذوق کی بات کہی گئی ہے۔ گھومنے پھرنے یعنی سیر کرنے سے بھی انسان بہت کچھ سیکھتا ہے۔ کتابیں علم کا ذریعہ ہیں لیکن سیر و سیاحت کے ذریعے ہم ان چیزوں اور جگہوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جن کے بارے میں اب تک پڑھتے آئے ہیں۔ ابنِ بطوطہ کا سفرنامہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ذیل کے سبق میں یوسف ناظم نے شگفتہ انداز میں مہاراشٹر کے ایک اہم شہر پونے کی سیر کو بیان کیا ہے۔

جان پہچان : یوسف ناظم ۷/نومبر ۱۹۲۱ء کو مہاراشٹر کے شہر جالنہ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے عثمانیہ کالج، اورنگ آباد سے ایم۔اے کیا۔ محکمۂ مزدوری میں ملازمت کی اور ڈپٹی لیبر کمشنر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ انھوں نے غزلوں اور نظموں سے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا لیکن طنز و مزاح کے شعبے میں مشہور ہوئے۔ انھوں نے اخبارات میں کالم بھی لکھے۔ ان کی تصانیف میں 'کیف و کم'، 'فٹ نوٹ'، 'البتہ'، 'فقط'، 'ورنہ' وغیرہ نہایت اہم اور مقبول ہیں۔ وہ طویل عرصے تک مہاراشٹر ریاستی اُردو اکیڈمی کے رکن بھی رہے۔ انھیں غالبؔ ایوارڈ کے علاوہ کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ ۲۳/جولائی ۲۰۰۹ء کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوا۔

اپنے کاروبار کے سلسلے میں اس مرتبہ ہمیں بار بار پونہ جانا پڑا۔ اس شہر کا تلفظ 'پونے' ہے۔ پہلے تو ہم یہ سمجھے کہ یہ پونا کی جمع ہے، جیسے لڑکا لڑکے، بکرا بکرے۔ لیکن معلوم ہوا یہ جمع نہیں، واحد ہے۔ پہلے یہاں ایک مقام 'تھانہ' بھی ہوا کرتا تھا، اب اسے بھی 'تھانے' کہا جاتا ہے۔ پہلے جو نام تھے، غلط تھے۔ اس قسم کی غلطیوں کو درست کرتے رہنا یہاں کی پسندیدہ ہابی ہے۔

پونے، بمبئی سے کوئی سوسوا سو میل کے فاصلے پر ہے اس لیے جو لوگ ممبئی میں رہتے ہیں وہ پونے میں ملازمت یا کاروبار کرتے ہیں اور جو لوگ پونے میں رہتے ہیں وہ ممبئی میں ملازمت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جو روزانہ ممبئی سے پونے اور پونے سے ممبئی اَپ ڈاؤن کرتے رہتے ہیں۔ (یہ معاہدہ برسوں پہلے ہوا تھا جس پر نہایت ایمان دارانہ طریقے سے عمل کیا جاتا ہے)

ممبئی سے پونے کے سفر کے لیے ہوائی جہاز، ریل گاڑیاں اور بسیں تو خیر ہیں ہی، ان کے علاوہ ٹیکسیاں بھی ہیں جو ہر پانچ منٹ پر مل جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک مرتبہ ملک بھر میں ریل اسٹرائیک ہوگئی تھی ('ہوگئی تھی' مطلب اہتمام کے ساتھ کی گئی تھی) اس اسٹرائیک کے زمانے میں پونے اور ممبئی کے درمیان ٹیکسی گاڑیاں دوڑائی جانے لگیں کیونکہ دنیا کے سب کام رُک سکتے ہیں لیکن ممبئی اور پونے کے درمیان اَپ ڈاؤن نہیں رُک سکتا۔

اسٹرائیک تو خیر ختم ہوگئی لیکن ٹیکسی کا سفر کچھ اتنا مقبول ہوا کہ اب سارا راستہ ٹیکسیوں ہی سے بھرا رہتا ہے۔

پونے کا سفر ہمیشہ کار سے کرنا چاہیے۔ گھاٹ پر مزا آتا ہے۔ یہ گھاٹ زمین سے کافی بلندی پر ہے۔ پہلی مرتبہ ہم اس گھاٹ پر چڑھے تو یہ سمجھے کہ اوپر ہی اوپر چلے جائیں گے لیکن اس میں دوسری طرف اُترنے کا بھی انتظام ہے جو ہمیں پسند آیا۔ چڑھائی اور اُترائی دونوں معقول حد تک خطرناک ہیں۔ اس چڑھائی پر ایسے ایسے موڑ آتے ہیں کہ کیا کسی کی زندگی میں آئیں گے۔ کہیں کہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے راستہ سر پر رکھا ہوا ہے۔ اُترائی کا بھی یہی حال ہے۔ راستہ سامنے نظر نہیں آتا۔ ادب سے جھک کر دیکھنا پڑتا ہے۔ راستے کے دونوں طرف گہری گہری کھائیاں ہیں۔ ان کھائیوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آدمی کتنا نیچے گر سکتا ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کو تو کھائیوں کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ موٹر چلانے کا صحیح امتحان اِسی گھاٹ پر ہوتا ہے۔

پونے سے ممبئ تک کا راستہ ہمیشہ ریس کورس بنا رہتا ہے۔ گھاٹ پر خیر تیز رفتاری کا مظاہرہ نہیں کیا جا سکتا لیکن گھاٹ کے ادھر (یہ بھی تقریباً گھاٹ ہی ہوا)، موٹریں اور گاڑیاں اس تیزی سے بھاگتی دوڑتی ہیں جیسے کوئی مقابلہ ہو رہا ہو۔ یہ راستہ چھوٹے چھوٹے شہروں اور آبادیوں سے بھی گزرتا ہے لیکن کیا مجال کہ کسی گاڑی کی رفتار میں فرق آ جائے! سڑک پار کرنے والے آنکھیں بند کر کے سڑک پار کرتے ہیں۔ آنکھیں کھلی رکھنے کی ہمت ان میں نہیں ہوتی۔ خود کو حادثے کا شکار ہوتے کون دیکھ سکتا ہے! لیکن اب سڑک پار کرنے والے لوگ بھی برق رفتار ہو گئے ہیں۔ اپنی جان کسے پیاری نہیں ہوتی۔

پونے کے راستے میں لوناولہ اور کھنڈالہ بہت خوب صورت مقامات ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ ایسے حسین وجمیل مقامات پر اینٹ پتھر، لوہے اور سیمنٹ کے مکانات نہیں بننے چاہئیں۔ جاپانیوں کی طرح لکڑی کے بنے مکانوں میں رہنے کی عادت یہاں کے لوگوں کو بھی اپنانی چاہیے۔ لوناولہ اور کھنڈالہ کی سبزی دیکھ کر ہمارا جی خوش ہو گیا۔ ایک مرتبہ تو ہمیں شبہ ہوا کہ ہم ہندوستان میں ہیں بھی یا نہیں۔ لوناولہ کی سبزی اتنی مشہور نہیں جتنی یہاں کی 'چِکّی' مشہور ہے۔ چکی کو 'جنتا کیڈبری' کہنا چاہیے۔ یہ چکی سارے ہندوستان میں بھیجی اور بیچی جاتی ہے۔ دلّی اور آگرے کی گجک کا جواب یہی چکی ہے۔ کان پور کی ریوڑیوں کا بدل یہی چکی ہے۔ بنارس کے لڈوؤں اور متھرا کے پیڑوں کی تجارت کو نقصان پہنچانے والی یہی چکی ہے۔ جو بھی لوناولہ جاتا ہے چکی کے دس پیکٹ ضرور خریدتا ہے۔ کئی لوگ تو گھر سے نکلتے وقت کوئی سامان ساتھ لے کر نہیں جاتے کیونکہ انھیں واپسی میں چکی کے پیکٹ خریدنے ہوتے ہیں۔ ہم نے بھی اس کا ذائقہ چکھا۔ جس طرح بعض ادیبوں اور شاعروں کو ان کی حیثیت سے زیادہ شہرت مل جاتی ہے، یہی حال اس چِکّی کا ہوتا ہے۔ دِلّی کی گجک، آگرے کے پیٹھے اور متھرا کے پیڑوں کی بات اور ہے۔

ایک مرتبہ ہم گرمیوں کے دنوں میں اس راستے سے گزرے تو سڑک کی دونوں طرف یعنی سڑک سے ذرا ہٹ کر تربوزوں کی دکانیں نظر آئیں اور ان میں ایسے ایسے تربوز نظر آئے کہ اُٹھائے نہ بنیں۔ یہ یہاں کا خاص نہیں بلکہ خاص الخاص پھل ہے۔ ان دکانوں میں جو تربوز نظر آئے، ویسے سرخ اور تر و تازہ تربوز شاید ہی کہیں اور ہوتے ہوں۔ دکانوں پر قاشیں

رکھی رہتی ہیں، سرخابوں سے سجی ہوئی یہ دکان، بس چار دن کی چاندنی کی طرح ہوتی ہے۔ انجیر بھی بکثرت دِکھائی دیے۔ یہ پھل ہمیں زیادہ پسند ہے۔ یہ پھل مختصر ہے لیکن جامع۔ انجیروں کو درختوں پر لگا ہوا دیکھنا چاہیے۔ انجیر کے درخت معقول قد کے ہوتے ہیں۔ مناسب قد و قامت کے لوگ بھی چاہیں تو آسانی سے انجیر توڑ لیں۔ یہ نہیں کہ سیڑھی لگائی جارہی ہے اور ایک ایک پھل کے لیے ورزش ہو رہی ہے۔ یہ تو درخت کی بات ہوئی۔ اب رہے انجیر، تو یہ جب پکنے پر آتے ہیں تو بے ساختہ باچھیں کھول دیتے ہیں۔ یہ کلی کی مسکراہٹ نہیں، باضابطہ قہقہہ ہوتا ہے۔

ایک اور نئے قسم کا پھل ہمیں نظر آیا۔ گول گول اور بیضوی، سیاہی مائل رنگ، جس میں قرمزی رنگ کی جھلک ہو۔ اسے یہاں جامن کہتے ہیں۔ ایسے تر و تازہ اور دلچسپ پھل ہماری طرف ہوتے ہی نہیں۔ اس پھل کے نام پر تو یہاں جامنی رنگ رواج پا گیا۔ جامن کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ اس جادو کی طرح ہوتا ہے جو سر پر چڑھ کر بولتا ہے۔ مطلب یہ کہ اسے کھاؤ تو زبان جامنی ہو جاتی ہے اور گھنٹوں جامنی رہتی ہے۔ ہم نے تو جب بھی جامن کھائے، ہر پانچ منٹ کو اپنی زبان باہر نکال کر دیکھ لی۔ اس میں بھی مزا آیا۔ ایسے چغلی کھانے والے پھل یہاں بہت ہیں۔ جامن کی گٹھلی، جامن کے درخت کی چھال اور جامن کے درخت کی جڑوں میں حکیموں کی جان اَٹکی رہتی ہے۔ مطلب یہ کہ حکیم ان سب چیزوں پر اپنی جان چھڑکتے ہیں اور مریضوں کو چٹکی بجاتے اچھا کر دیتے ہیں۔ فیس میں رقم بھی معقول لیتے ہیں لیکن اتنی نہیں کہ ڈاکٹر دِکھائی دینے لگے۔

مہندی کا درخت بھی ہم نے یہیں دیکھا۔ ہمیں تو یہاں پر ہر جگہ جادو ہی جادو نظر آتا ہے۔ مہندی کے درخت کی ہری ہری پتیاں پیس کر یہاں کے لوگ ہاتھوں میں لگاتے ہیں۔ یہ ہرے رنگ کا مسالہ رات بھر ہاتھوں میں لگا رہتا ہے اور صبح دھویا جاتا ہے۔ ہاتھ سرخ ہو جاتے ہیں بالکل گلنار۔ یہ عجیب و غریب ملک ہے۔ یہ یہاں کا حسین ترین سنگھار ہے۔ اسے مہندی رچانا کہتے ہیں۔

ہم کہاں سے کہاں بہک گئے۔ کہنا چاہ رہے تھے پونے کی بات اور چل پڑی جامنوں اور مہندی کی بات۔ پونے اچھا خاصا بڑا شہر ہے اور دن بدن بڑا ہوتا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں آج سے دس بیس سال پہلے تک یہ بڑا پُرسکون شہر تھا اور جو بھی اپنے کاروبار سے دست بردار ہوتا تھا (ملازمت سے وظیفے پر بھیجا جاتا) پونے میں زندگی گزارنے کا خواہش مند ہوتا۔ پونے عرصے تک وظیفہ یابوں کا شہر کہا جاتا رہا۔ یہ مقام ممبئی کے مقابل میں ٹھنڈا ہے۔ (یہ بات ہمیں مبالغہ آمیز نظر آئی) آب و ہوا بہتر ہے۔ (یہ بھی ہمیں افواہ معلوم ہوئی) ممبئی کے مقابلے میں پونے سستا ہے۔ (یہ سراسر بہتان ہے) پونے میں اتنی بھاگم بھاگ نہیں ہے جتنی ممبئی میں ہے۔ (یہ کچھ کچھ ٹھیک ہے)

پونے میں کنٹونمنٹ یعنی چھاؤنی کا بھی علاقہ ہے اور ہم سے کہا گیا ہے کہ صفائی دیکھنا ہو تو چھاؤنی کا علاقہ دیکھنا چاہیے۔ ہم چھاؤنی کے علاقے میں ضرور گئے لیکن صفائی دیکھنے کی غرض سے نہیں۔ (صفائی ہم نے بہت دیکھی ہے)

یہاں کا سب سے مشہور علاقہ دکن ہے۔ اس شہر میں ایک جمخانہ ہے جس کا نام ڈیکن جمخانہ ہے۔ اس لیے پورا علاقہ

ڈیکن مشہور ہوگیا ہے۔ پونے کی ساری آبادی دن میں دو ورنہ ایک مرتبہ ڈیکن ضرور جاتی ہے۔ یہ یہاں کا قاعدہ ہے۔ شام کے وقت تو یہاں کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ پورا علاقہ آٹو رکشاؤں سے پٹ جاتا ہے اور اس سواری میں جو ہارن لگائے جاتے ہیں ان کی آواز کچھ ایسی خوفناک ہوتی ہے کہ راہ گیر خود اُچھل کر پرے ہٹ جاتے ہیں۔ پونے میں آدمیوں اور آٹو رکشاؤں کی تعداد برابر ہے۔

پونہ شہر اچھا خاصا ہرا بھرا شہر ہے۔ ہم جب بھی کمپاؤنڈ اور صحن والا گھر دیکھتے ہیں، لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا ابھی تنگ نہیں ہوئی ہے، لیکن آثار بتا رہے ہیں کہ یہ وسعت اور فراخی بس چند سالوں کی مہمان ہے۔ فلیٹ بننے شروع ہوگئے ہیں۔ فلیٹ ہمیں صرف اس لیے بھاتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے بہت قریب آ جاتے ہیں۔ دوسرے کے گھر میں کیا پک رہا ہے یا کیا ہو رہا ہے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ آدمیوں کے اتنے قریب قریب تو رہنا ہی چاہیے ورنہ پھر برادری کیا ہوئی؟

پونے کے لوگ نیچر پرست نظر آئے۔ جو شخص بھی پودوں، پھولوں اور سبزہ زاروں میں دلچسپی لے گا، نیچر پرست کہلائے گا۔ اس سے زیادہ نیچر پرستی کی فرصت اب کسی کے پاس ہے بھی نہیں۔ ہر شخص ورڈز ورتھ تھوڑے ہی بن سکتا ہے لیکن جگہ جگہ پھولوں کی دکانیں اور ان دکانوں میں خریداروں کی بھیڑ دیکھ کر جی خوش ہوگیا۔ رنگ اور خوشبو بھی کیا چیز ہے۔

ہم نے آثارِ قدیمہ، میوزیم، باغ، پارک بہت دیکھے ہیں اس لیے ہم کوئی اور چیز دیکھنا چاہ رہے تھے، وہ ہم نے دیکھ لی؛ پونے فلم انسٹی ٹیوٹ۔ یہ ٹی۔ وی اِنسٹی ٹیوٹ بھی ہے۔ یہ جگہ بہر حال ہمیں پسند آئی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے ہم کسی یونیورسٹی کیمپس جا پہنچے ہوں۔

ہر بڑے شہر میں سنیما ہال اور ہوٹل ہونے ضروری ہیں لیکن اتنے نہیں جتنے پونے میں ہیں۔ یہاں اتنے ہوٹل موجود ہیں پھر بھی لوگوں کو ٹھہرنے کی جگہ نہیں ملتی۔ ریس کے زمانے میں تو سنا ہے باہر سے آنے والے لوگ زبردستی گھروں میں گھس کر ٹھہر جاتے ہیں۔ ممبئی کی طرح یہاں بھی ڈبل روٹی کا رواج عروج پر نظر آتا ہے۔ قدم قدم پر ایک بیکری دِکھائی دی۔ جسے دیکھو ڈبل روٹی خرید رہا ہے۔

بیکری کے بعد فہرست میں پان کی دکانوں کا نمبر آتا ہے۔ پان یہاں کی مرغوب غذا ہے۔ پانوں کی قسموں میں 'پونا پان' سب سے زیادہ مقبول پان ہے۔ کلکتہ پان اور بنارسی پان بھی کھائے جاتے ہیں۔ ممبئی اتنا بڑا شہر ہے لیکن اس کے نام سے کوئی پان مشہور نہ ہو سکا۔ پونے کا چیوڑا بھی مشہور ہے۔ اسے چوڑا بھی کہتے ہیں۔ یہ طرح طرح کا ہوتا ہے؛ پھیکا، میٹھا، تیز اور بہت تیز۔ پونا چوڑا کھانے سے صحت بنی رہتی ہے۔ تیسرے نمبر پر مٹھائی کی دکانیں ہیں۔ ممبئی اور پونے میں لوگ اپنے منہ کو آرام کا وقفہ (اِنٹرویل) دینا پسند نہیں کرتے۔ (ہم خود اب اتنا بولنے لگے ہیں کہ کبھی کبھی تو ہمیں سوچنا پڑتا ہے کہ یہ ہم بول رہے ہیں یا کوئی اور) ٹھیک بھی ہے۔ جب آنکھیں اور کان ہمیشہ کھلے رہتے ہیں تو منہ نے کیا قصور کیا ہے کہ اسے بند رکھا جائے۔

معانی واشارات

لفظ	معنی	English
اَپ ڈاؤن	(انگریزی لفظ) آمد و رفت، آنا جانا	Up down
اسٹرائیک	(انگریزی لفظ) ہڑتال	Strike
اُترائی	ڈھلان	Steepness
برق رفتار	تیز رفتار	Swift
تپسیا	ریاضت	Austerity
قاشیں	پھلوں کے کٹے ہوئے ٹکڑے	Slices
سرخابوں سے سجی ہوئی	مراد تربوزوں سے سجی ہوئی	Decorated with slices of watermelon
بیضوی	انڈے کی شکل کا	Oval
نیچر پرست	قدرت کا یا پھولوں اور باغوں کا شوقین	Naturalist
ورڈز ورتھ	انگریزی کا مشہور شاعر جس نے مناظرِ فطرت پر نظمیں لکھی ہیں	Wordsworth

مشقی سرگرمیاں

✧ ہندوستانی شہروں کے نام دیے ہوئے ہیں۔ اُن کے سامنے لکھیے وہ کس لیے مشہور ہیں۔

۱) لوناولہ اور کھنڈالہ
۲) کان پور
۳) بنارس
۴) متھرا
۵) آگرہ

✧ ''تربوز یہاں کا خاص نہیں بلکہ خاص الخاص پھل ہے۔'' مصنف کے اس جملے کی روشنی میں تربوز کے بارے میں لکھیے۔

✧ مصنف کو انجیر زیادہ پسند ہیں۔ اس کی وجہ لکھیے۔

✧ جامن سے متعلق چار موزوں الفاظ کا انتخاب کرکے خاکہ مکمل کیجیے۔

جامن

✧ 'مہندی رچانا' کے بارے میں لکھیے۔

✧ ممبئی اور پونہ شہر کا موازنہ سبق کی روشنی میں کیجیے۔

✧ پونہ شہر کی خصوصیات بیان کیجیے۔

✧ پونہ سے متعلق دیے ہوئے الفاظ کے لیے مکمل جملہ لکھیے۔

پونہ
- مبالغہ
- افواہ
- بہتان
- کچھ کچھ ٹھیک

✧ پونے کے مشہور علاقے ڈیکن کے بارے میں معلومات لکھیے۔

✧ سبق سے پان کی تین قسموں کے نام تلاش کرکے لکھیے۔

✧

ممبئی سے پونہ کا سفر ان ذرائع سے ممکن ہے

اضافی معلومات

مخفّفات ونشانات

اُردو لکھنے کے لیے جو رسم الخط استعمال کیا جاتا ہے، اسے نستعلیق کہتے ہیں۔ اس طرزِ تحریر میں چند مخصوص مخفّفات اور نشانات کا چلن عام ہے۔ ان کی معلومات آپ کو اُردو پڑھتے وقت مددگار ثابت ہوگی۔

.1	؎	بیت/شعر کا نشان	مکمل شعر یا بند لکھنے سے پہلے بنایا جاتا ہے۔
.2	ع/ ؏/ع	مصرع کا نشان	مصرع لکھنے سے پہلے بنایا جاتا ہے۔
.3	ؔ	اسے خطِ بت کہا جاتا ہے۔	یہ نشان شاعر کے تخلص پر بنایا جاتا ہے۔
.4	و-الف	یہ 'ورق اُلٹیے' کا مخفف ہے۔	تحریر میں فرق کی آخری سطر کے بعد لکھا جاتا ہے۔ انگریزی مخفف PTO (Please turn over) کا متبادل ہے۔
.5	الخ	یہ 'اِلٰی آخرِہٖ' کا مخفف ہے یعنی عبارت کے آخر تک	عبارت یا شعر کو مکمل نقل کرنے کی بجائے عبارت کے ابتدائی الفاظ لکھ کر اسے لکھا جاتا ہے یعنی مکمل عبارت مراد ہے۔
.6	...	کم سے کم تین یا تین سے زائد نقطے	عبارت یا متن سے کسی لفظ یا کسی حصے کو حذف یا ختم کرتے ہوئے ان کی جگہ یہ نشان بنایا جاتا ہے۔
.7	″ —— ″——	اس کا نام 'ایضاً' ہے۔ Ditto یا do کا بدل	عبارت کو دوبارہ نقل کرنے کی بجائے یہ نشان بنایا جاتا ہے یعنی حسبِ بالا/ اوپر کی طرح/
.8	/	ترچھا خط/لکیر	تحریر میں رقم، تاریخ یا وزن کے ہندسے لکھنے کے بعد اور کبھی کبھی دو یکساں چیزوں کے درمیان یا/ or کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔
.9	ؑ	علیہ السلام کا مخفف	قرآن میں مذکور تمام انبیا یا پیغمبروں کے ناموں کے بعد یا اوپر یہ نشان لگایا جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں مکمل علیہ السلام پڑھنا چاہیے۔
.10	ؐ	صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف	یہ نشان صرف حضرت محمدؐ کے نام یا آپؐ کے صفاتی نام پر لکھا جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں 'صلی اللہ علیہ وسلم' پڑھنا چاہیے۔
.11	ؓ	رضی اللہ عنہٗ (مذکر کے لیے) اور رضی اللہ عنہا (مؤنث کے لیے) کا مخفف ہے۔	حضرت محمدؐ کے اُن ساتھیوں کے ناموں پر لکھا جاتا ہے جنھوں نے آپؐ کو اپنی زندگی میں دیکھا ہو اور جن کی موت ایمان پر ہوئی ہو۔ انھیں صحابی اور صحابیہ کہتے ہیں۔ اسے دیکھ کر ہمیں مکمل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یا 'رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا' پڑھنا چاہیے۔
.12	ؒ	رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف ہے۔	مذہبِ اسلام کے اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے ناموں پر لکھا جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر مکمل 'رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ' پڑھنا ہے۔

تحریری سرگرمیاں

خط نویسی

خط لکھنا ایک فن ہے۔ خط میں اپنے خیالات واحساسات کو مختصر اور جامع انداز میں تحریر کیا جاتا ہے۔ ماضی قریب میں خط کو بہت اہمیت حاصل رہی ہے۔ سابقہ جماعتوں میں آپ زبان وادب کے مشہور افراد کے خطوط کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ہم اپنے متعلقین کو پابندی سے خط لکھا کرتے تھے لیکن ٹیلی فون، موبائل، ای میل اور رابطے کے دیگر جدید ترین وسائل کے مروّج ہوجانے کی وجہ سے خطوط کا لکھنا کم ہوتا جارہا ہے لیکن خط کے ذریعے تبادلۂ خیالات میں کمی آجانے کے باوجود اس کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ خط کی دو قسمیں ہیں۔

رسمی خط

عریضہ، درخواست، کاروباری خط

غیر رسمی خط

رشتہ داروں، دوستوں وغیرہ کو لکھا جانے والا خط

موجودہ دور میں خط لکھنے کے لیے ای میل اور دیگر تکنیکی وسائل کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ مستقبل میں ان وسائل کا بہت زیادہ استعمال ہوگا اس لیے تکنیک کے پیشِ نظر خط نویسی کے اس طریقے کو متعارف کیا جارہا ہے۔

رسمی خط	غیر رسمی خط
تاریخ مکتوب الیہ کا نام، عہدہ رابطے کا پتہ القاب مقصد خط کا مضمون : تمہید، موضوع کی مختصر تفصیل، تجویز مکتوب نگار کے دستخط نام اور پتا **انسلاکات :** اگر خط / عریضے کے ساتھ کوئی دستاویزی کاغذ منسلک کیا جارہا ہے تو اس کا تذکرہ۔	تاریخ القاب وآداب احوال کا اظہار اور خیریت پُرسی آپسی معاملات کا اظہار رشتے اور تعلق کے لحاظ سے جملے اختتامی کلمات مکتوب نگار کے دستخط نام اور پتا

جانچ کے نکات : پانچ نمبرات پر مشتمل اس تحریری سرگرمی کی قدر پیمائی کے لیے خط، خط کا خاکہ، مقصد، القاب، نفسِ مضمون اور پیشکش کے پیشِ نظر نمبرات دیے جائیں۔ نفسِ مضمون پر خاص توجہ دی جائے۔

نمونہ سرگرمی برائے خط نویسی

دیے گئے 'کل مہاراشٹر مقابلۂ دینیات سلسلہ نمبر ۳' سے متعلق اعلامیے کو بغور پڑھیے اور ہدایت کے مطابق سرگرمی کو مکمل کیجیے۔

اُردو پروگریسیو ٹیچرس ایجوکیشنل کلچرل سوسائٹی (UPTECS)

کے زیرِ اہتمام

کل مہاراشٹر مقابلۂ دینیات سلسلہ نمبر ۳

بروز پیر اور منگل، یکم اور ۲ جنوری ۲۰۱۸ء — مقام : اے۔آر۔ایم ملٹی پرپز ہال، ناندگاؤں

عنوانات

- وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
- سرورِ کونینؐ کے فرمان اور ہم
- محمدؐ - امن اور سلامتی کے علمبردار

تقریری مقابلہ
بروز پیر، یکم جنوری ۲۰۱۸ء
صبح ۹ بجے تا شام

مضمون نویسی
بروز منگل، ۲؍جنوری ۲۰۱۸ء
صبح نو بجے تا دوپہر ایک بجے

جونیئر گروپ
جماعت پنجم تا ہشتم

سینئر گروپ
جماعت نہم تا دہم

انعامات :

اوّل	:	شیلڈ + 2500 روپے نقد + سرٹیفکیٹ
دوم	:	کپ + 2100 روپے نقد + سرٹیفکیٹ
سوم	:	گفٹ ہیمپر + 1700 روپے نقد + سرٹیفکیٹ

آپ کو مدعو کرتے ہوئے دلی مسرت محسوس کرتے ہیں۔ اُمید کہ مقابلے میں شریک ہو کر محبت و عقیدت کا ثبوت دیں گے۔

صدر — **المنتظرین** — سکریٹری

سرگرمی ۱ : آپ کے چھوٹے بھائی نے اس تقریری مقابلے میں اوّل انعام حاصل کیا ہے۔ اسے تہنیتی خط لکھیے۔

سرگرمی ۲ : آپ کے دوست نے مضمون نویسی مقابلے میں حصہ لیا۔ انعام نہ ملنے کی وجہ سے بہت مایوس ہے۔ حوصلہ افزائی کے لیے خط لکھیے۔

سرگرمی ۳ : انھی تاریخوں میں آپ کے اسکول میں 'سالانہ تقریب' کا انعقاد ہو رہا ہے۔ آپ کے اسکول کے طلبہ اس مقابلے میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اس کے لیے معذرتی خط صدر و سکریٹری کے نام لکھیے۔
(نکات میں اضافے کی اجازت ہے۔)

خلاصہ نویسی

تلخیص یا خلاصہ نویسی دراصل پڑھے گئے لسانی مواد کی تفہیم کے ماحصل کی جانچ ہے یعنی طلبہ نے مثال کے طور پر جو سبق پڑھا تو اسے سمجھ کر وہ پڑھے گئے مواد کو اپنے لفظوں میں کس حد تک بیان کرسکتا ہے۔ تفصیلی مواد کا خلاصہ تحریر کرنا اہم تحریری مہارت ہے۔اس سرگرمی کو فروغ دینے کے لیے خلاصہ نویسی کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

خلاصہ صرف سطروں کی کانٹ چھانٹ یا جملے کم کر کے لکھنا نہیں ہے بلکہ کسی مفصل خیال کو جامع اور مختصر انداز میں تحریر کرنا ہے۔

خلاصہ تحریر کرنے سے قبل -
- ☆ عبارت کو دو تین مرتبہ غور سے پڑھ لیا جائے۔
- ☆ عبارت کے مرکزی خیال کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جائے۔

خلاصہ تحریر کرتے وقت -
- ☆ عبارت کے جملے، الفاظ، تراکیب کو ہو بہو نقل نہ کیا جائے۔
- ☆ صرف مرکزی خیال اور اہم نکات کو اختصار کے ساتھ اپنے جملوں میں لکھا جائے۔
- ☆ خلاصے کی عبارت ادھوری محسوس نہ ہو اور نہ ہی کسی نکتے کو نظر انداز کیا جائے۔

خلاصے کا نمونہ-۱

☆ **دیے ہوئے اقتباس کو پڑھ کر خلاصہ لکھیے۔**

احاطے کے شمالی گوشے میں ایک نیم کا درخت ہے۔ کچھ دن ہوئے ایک وارڈر نے اس کی ٹہنی کاٹ ڈالی تھی اور جڑ کے پاس پھینک دی تھی۔ بارش ہوئی تو تمام میدان سرسبز ہونے لگا۔نیم کی شاخوں نے بھی زرد چیتھڑے اُتار کر بہار کی شادابی کا نیا جوڑا پہن لیا۔جس ٹہنی کو دیکھو ہرے ہرے پتّوں اور سفید سفید پھولوں سے لدرہی ہے لیکن اس کٹی ہوئی ٹہنی کو دیکھیے تو گویا اس کے لیے کوئی انقلابِ حال ہوا ہی نہیں، ویسی ہی سوکھی پڑی ہے۔

یہ بھی اس درخت کی ایک شاخ ہے جسے برسات نے آتے ہی زندگی اور شادابی کا نیا جوڑا پہنا دیا۔ یہ آج بھی دوسری ٹہنیوں کی طرح بہار کا استقبال کرتی ہے مگر اب اسے دنیا کے موسمی انقلابوں سے کوئی سروکار نہ رہا۔ بہار وخزاں، گرمی اور سردی، خشکی وطراوت اس کے لیے سب یکساں ہوگئے۔

کل دوپہر کو اس طرف سے گزر رہا تھا کہ یکایک اس شاخِ بریدہ سے پاؤں ٹکرا گیا۔ میں رُک گیا اور اسے دیکھنے لگا۔ میں سوچنے لگا کہ انسان کے دل کی سرزمین کا بھی یہی حال ہے۔اس باغ میں بھی اُمید وطلب کے بے شمار درخت اُگتے ہیں اور بہار کی آمد آمد کی راہ تکتے رہتے ہیں لیکن جن ٹہنیوں کی جڑ کٹ گئی اُن کے لیے بہار وخزاں کی تبدیلیاں کوئی اثر نہیں رکھتیں۔کوئی موسم بھی انھیں شادابی کا پیغام نہیں پہنچا سکتا۔

خلاصہ-۱

احاطے کے گوشے میں نیم کا درخت ہے۔ وارڈر نے اس کی ٹہنی کاٹ کر پھینک دی۔ بارش ہوئی تو میدان اور نیم کی شاخوں پر ہریالی اور سرسبزی آ گئی۔ درخت کی ٹہنیاں ہرے پتوں اور سفید پھولوں سے لد گئی مگر کٹی ہوئی ٹہنی یونہی سوکھی رہ گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ موسم کی تبدیلی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ سب موسم اس کے لیے یکساں ہوگئے۔ ٹہنی کی اس حالت کو دیکھ کر احساس ہوا کہ انسان کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ جو لوگ حق کی جڑ سے کٹ گئے ان پر کوئی بات اثر نہیں کرتی۔

جانچ کے نکات: جانچ کے دوران خیالات کا تسلسل، متن کا مرکزی خیال، صحتِ زبان اور اختصار کا خصوصی خیال رکھا جائے۔

درسی، غیر درسی اقتباس پر مبنی سرگرمیاں

اقتباس پر مبنی سرگرمیاں دراصل تفہیم، انطباق، استعمال اور ذاتی رائے کی جانچ ہے۔

اقتباس کا انتخاب:

۱۔ درسی یا غیر درسی اقتباس ۱۳۰ تا ۱۵۰/الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔ اقتباس مکمل ہو۔ ادھوراپن محسوس نہ ہو۔

۳۔ اقتباس غور وفکر اور تحریک دینے والا ہو۔

۴۔ اقتباس سے متعلق آزادانہ رائے دی جاسکتی ہو۔

سرگرمیاں:

۱۔ تفہیم کی جانچ کے لیے چار آسان معروضی سرگرمیاں	$\frac{1}{2} \times 4 = 2$
۲۔ انطباق کی جانچ کے لیے ایک آسان تفصیلی سرگرمی	$2 \times 1 = 2$
۳۔ استعمال کی جانچ کے لیے قواعد یا ذخیرۂ الفاظ پر مبنی دو سرگرمیاں	$1 \times 2 = 2$
۴۔ ذاتی رائے کے اظہار کی جانچ کے لیے ایک سرگرمی	$1 \times 1 = 1$

جانچ کے نکات:

۱۔ تفہیم اور ذخیرۂ الفاظ پر مبنی سرگرمیاں - جواب ہدایات کے مطابق ہوں۔

۲۔ انطباق پر مبنی تفصیلی سرگرمی - اقتباس کی روشنی میں، مواد کے اعتبار سے تین تا چار جملوں میں لکھا گیا ہو۔

۳۔ قواعد - ہدایت کے عین مطابق ہو۔

۴۔ ذاتی رائے - مواد کے اعتبار سے، خیالات، مشاہدات، ذاتی مطالعے پر مبنی ہو۔ اِملے اور قواعد کا خیال رکھا گیا ہو۔

اشتہار نویسی

آج کا زمانہ اشتہارات کا زمانہ ہے۔ اشتہارات ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ تجارت کو فروغ دینے اور تجارتی مال کے تعارف اور اس کے لیے اشتہارات بہت ضروری ہیں۔ اخبارات، پوسٹرس، ہورڈنگ، ٹی وی، انٹرنیٹ اور دیگر رابطے کے تکنیکی وسائل اشتہارات کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اشتہار میں تصویروں، جملوں اور اُن کی مناسب پیش کش کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ (اسکولی سطح پر امتحانی نقطۂ نظر سے اس سرگرمی میں تصویر/فوٹو ضروری نہیں ہے)

دلچسپ اشتہار کے لیے یاد رکھیں...

- ☆ عنوان آسان، دلچسپ، عام فہم اور پُرکشش ہو۔
- ☆ ہم صوت الفاظ، دلچسپ جملوں اور آفر کا مناسب استعمال ہو۔
- ☆ اشتہار کے جملے تحریک دینے والے اور اعتماد ظاہر کرنے والے ہوں۔
- ☆ جاذبِ نظر ترتیب اور تفصیل ہو۔
- ☆ کمپنی کا نام، پتا، پروڈکٹ کی تفصیل اور پُرکشش آفر واضح ہوں۔

اشتہارات کے ذرائع

رسائل — ٹی وی — اخبارات — پمفلٹ — پوسٹرس — فلمیں — ریڈیو — ہورڈنگ

اشتہار کا نمونہ

ریڈی مکس ہربلس

لائے ہیں خاص ماہِ صیام میں

روح میں تازگی لائے
خوشگوار زندگی کا احساس دلائے

سخت گرمی اور پیاس کی شدت میں
تازگی اور ٹھنڈک کا احساس پیدا کرے

تین 3
الگ الگ
ذائقوں میں

شربت صحت افزا

تازہ پھلوں، قدرتی جڑی بوٹیوں سے کشید کیا ہوا
الکحل، مصنوعی رنگ اور مضر اشیا سے پاک

1 لٹر، 2 لٹر اور
5 لٹر پلاسٹک بوتل
اور کین میں

مینوفیکچرر: ریڈی مکس ہربلس، انڈیا
۲/۳، گلشن انڈسٹریل ایریا، سائنا خورد

ڈسٹری بیوٹر: ناز ریمیڈیز
سروے نمبر ۹۱، فارمیسی نگر، سیاہ گاؤں

جانچ کے نکات: اس سرگرمی کے لیے چھ نمبرات مختص ہیں۔ جانچ کرتے وقت اشتہار کی مناسبت سے نکات اور زبان کے استعمال کو مدنظر رکھا جائے۔

خبر نگاری

موجودہ زمانہ عام معلومات میں اضافے کا زمانہ ہے۔ خبریں عام معلومات کا بہترین وسیلہ ہیں۔ جدید مواصلاتی ٹکنالوجی اور ذرائع ابلاغ و نشریات کی وجہ سے دنیا سمٹ کر ایک گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ دنیا میں کہیں بھی واقع ہونے والے سانحات اور حادثات کی خبریں پل بھر میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہیں۔

خبر دراصل واقعے یا حادثے کا حقیقی بیان ہوتا ہے۔ خبر کا مقصد معلومات دینا، حالات سے متعلق بیداری پیدا کرنا اور حالات کی حقیقی معلومات بہم پہنچانا ہے۔ اس لیے آج خبریں زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔ طلبہ میں خبر لکھنے اور بیان کرنے کا طریقہ اور سلیقہ پروان چڑھے، اس لیے 'خبر نگاری' کی تحریری مہارت کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

خبر نگاری کے لیے یاد رکھیں ...

۱) حادثے یا واقعے کی مکمل اور صحیح معلومات دی جائے۔
۲) دن، تاریخ، وقت، مقام کا تذکرہ کیا جائے۔
۳) حادثے یا واقعے کی اصل حقیقت بیان کی جائے۔
۴) مقامی حالات اور تاثرات کا تذکرہ کیا جائے۔
۵) خبر کو ذاتی خیالات اور جانبداری سے پاک رکھا جائے۔

خبر نگاری کے اہم نکات

۱) سرخی - مکمل خبر کی آئینہ ہوتی ہے اس لیے جلی حرفوں میں سرخی لکھیں۔
۲) ذرائع - خبر دینے والے ذرائع کا تذکرہ کریں۔
۳) بیان - واقعہ یا حادثہ ہونے کے بعد خبر دی جاتی ہے اس لیے خبر میں ماضی کا صیغہ استعمال کریں۔
۴) **تفصیلات** : خبر میں پہلے واقعے یا حادثے کا تذکرہ ہو پھر اس کی تفصیلات ہوں۔

خبر کے نمونے

موتی ہائی اسکول، خیر آباد میں اپنی نوعیت کا منفرد کریئر گائیڈنس پروگرام

مالیگاؤں، یکم جنوری ۲۰۱۸ (نامہ نگار کے ذریعے) : اُمید فاؤنڈیشن کے یومِ تاسیس کے موقع پر قلبِ شہر میں واقع موتی ہائی اسکول، خیر آباد کے وسیع میدان میں شہر کے اُردو میڈیم طلبہ و طالبات کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ رہنمائی کے لیے یک روزہ 'اُمید - کریئر گائیڈنس، لیکچر و نمائش' کا انعقاد کیا گیا جس میں میڈیکل، کامرس، انجینئرنگ اور مقابلہ جاتی امتحانات کے ماہر اساتذہ نے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن، چارٹس، ماڈلس اور شارٹ فلموں کے ذریعے طلبہ کی رہنمائی کی۔ اختتام پر اپٹی ٹیوڈ ٹسٹ کے ذریعے انفرادی رہنمائی کا بھی اہتمام تھا۔ اس مفید اور کارآمد کریئر گائیڈنس تقریب کی صدارت معروف کریئر کاؤنسلر مختار یوسف انصاری نے کی۔ ابتدا میں اسکولی طالبات نے قرأت، حمد، نعت پیش کی۔ اُمید فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری ایم۔ علی نے تعارفی و استقبالیہ کلمات پیش کیے اور گل دے کر مہمانان و لیکچررز کا خیر مقدم کیا۔ اسکول کے سپروائزر ریحان ہمدانی نے تفصیل سے اغراض و مقاصد اور اُمید کی کارکردگی و عزائم بیان کیے۔ کریئر کاؤنسلر عابد علی نے میڈیکل، پیرامیڈیکل اور فارمیسی کورسیس سے متعلق رہنمائی کی۔ مرتضٰی انصاری نے داخلہ امتحانات MHCET، NEET کے طریقۂ کار، ضروری دستاویز وغیرہ سے متعلق مفید معلومات دی۔ ڈاکٹر عقیل شاہ نے IIT ، JEE امتحانات کی تیاری پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ محترم مشتاق عباس نے گورنمنٹ کالجز اور دیگر معیاری کالجز کی نشاندہی کی۔ چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ لیئین صاحب (این بی ایسوی ایسٹ) نے شعبۂ کامرس سے متعلق رہنمائی کی۔ محترمہ نسیم قریشی نے مقابلہ جاتی امتحانات کی مفید معلومات دی۔ موٹیویشنل لیکچرر متین حفیظ نے شہر اور بیرون شہر مختلف شعبۂ حیات میں شہر کے سرگرم نمائندہ افراد کو رول ماڈل کے طور پر اسٹیج پر پیش کیا اور ان کی زندگی کے نشیب و فراز اور تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق طلبہ کو معلومات دی۔ صبح نو سے ایک اور دوپہر تین سے چھے تک چلنے والے اس پروگرام کی طلبہ، سرپرست اور اساتذہ نے خوب تعریف کی۔ تفصیلی پروگرام کی نظامت بالترتیب کاشف ارسلان اور سعد انجم نے کی۔ مصعب عمیر کے شکریے پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

جانچ کے نکات : خبر کی سرخی خبر کا نچوڑ ہوتی ہے، واقعہ کب ہوا، کہاں ہوا، کیوں ہوا اور کیسے ہوا، تسلسل، خبر کے اہم نکات کی وضاحت۔

کہانی نویسی/ واقعہ نگاری

کہانی یا واقعہ تسلسل سے بیان کرنا مہارت کا کام ہوتا ہے۔ عموماً اس کے لیے نکات، اشارے یا تصاویر دی جاتی ہیں جن کی مدد سے کہانی یا واقعے کو بیان کیا جاتا ہے۔ کہانی نویسی یا واقعہ نگاری میں مشاہدہ، تخیل اور خیالات کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

کہانی یا واقعہ لکھتے وقت 'مرکزی خیال' کے ساتھ درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

۱) کہانی / واقعہ لکھنے کے لیے موضوع کا انتخاب
۲) موضوع کے مرکزی خیال کی مناسبت سے کردار یا کرداروں کا تعین
۳) واقعے اور کردار کا تعلق
۴) اس تعلق کے اثر سے واقعے / ماجرے کی تشکیل
۵) واقعے / ماجرے کے واقعاتی اجزا میں ربط
۶) واقعے / ماجرے کے بیان میں مناسب زبان کا استعمال
۷) واقعے کا متاثر کن نتیجہ
۸) واقعے / کہانی کے لیے موضوع سے مناسبت رکھنے والا عنوان

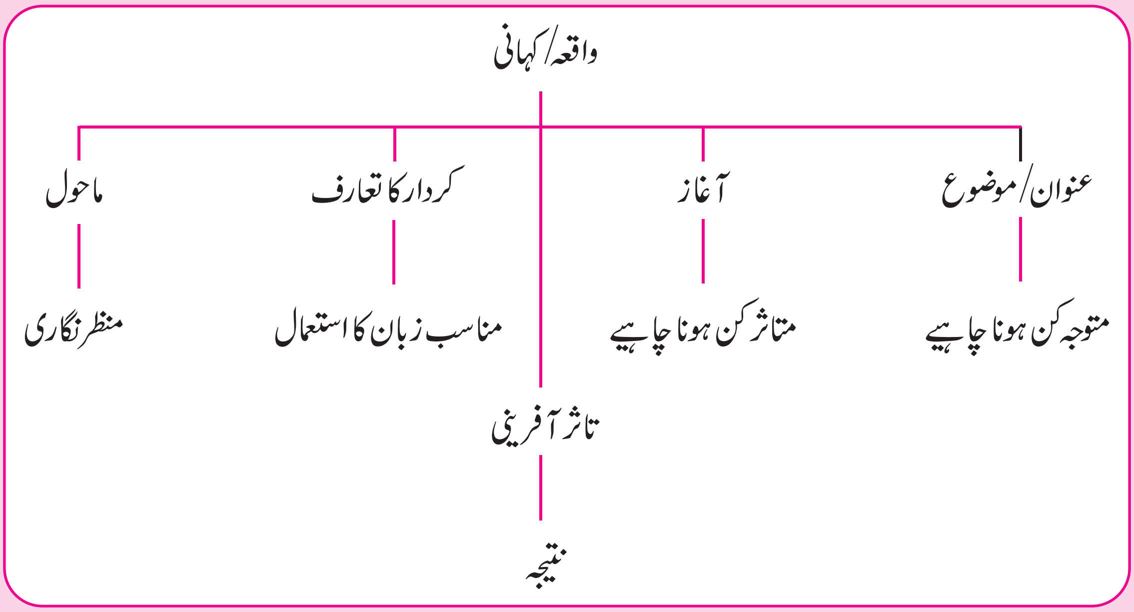

جانچ کے نکات: اس سرگرمی کے لیے چھ نمبرات مختص ہیں۔ جانچ کے لیے مناسب عنوان، مرکزی خیال، مؤثر اندازِ بیان، خیالات میں ربط، کردار سے متعلق مکالمے، علاماتِ اوقاف کا استعمال، زبان کی صحت، نتیجہ وغیرہ نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے نمبرات دیے جائیں۔

مضمون نویسی

کسی عنوان کے تحت اپنے خیالات کو تسلسل اور ربط سے نثر میں تحریر کرنا مضمون نویسی کہلاتا ہے۔

مضمون کے تین اہم حصے ہیں: (الف) تمہید (ب) نفس مضمون (مثبت نکات/منفی نکات) (ج) اختتام

تمہید : تمہیدی جملے عنوان سے متعلق مختصر اور دلچسپ ہوں یعنی تمہیدی پیراگراف ایسا ہو کہ قاری پورا مضمون پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔

نفسِ مضمون : عنوان سے متعلق ذاتی خیالات، مشاہدات، تجربات، عام معلومات، اقوال، اشعار کو سلسلہ وار تحریر کیا جائے۔ اس میں مثبت اور منفی دونوں نکات شامل کیے جائیں تو نفس مضمون جامع اور مدلل ہوگا۔

اختتام : اختتامی پیراگراف میں مضمون کا نچوڑ ہوتا ہے۔ اختتام پُر لطف، جامع اور نتیجہ خیز ہونا چاہیے تاکہ قاری پر اس کا اثر دیر پا رہے۔

مضمون نویسی کے لیے اہم

- عمدہ و معیاری زبان
- بہترین خیالات
- مطالعہ
- مشاہدہ
- غور و فکر
- ذخیرۂ الفاظ
- تاثرات

(نوٹ : اس حصے میں ذاتی خیالات پر مبنی مضمون، آپ بیتی، تصوراتی و تخیلاتی مضامین شامل ہیں۔)

جانچ کے نکات: موضوع سے متعلق مناسب تمہید، نفس مضمون (موضوع کی ضرورت کے لحاظ سے مثبت و منفی نکات)، جامعیت، دلائل، نتیجہ۔

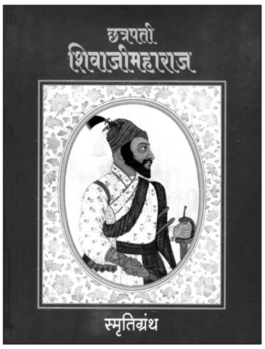

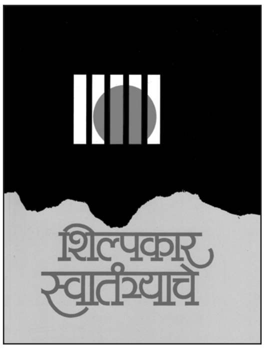

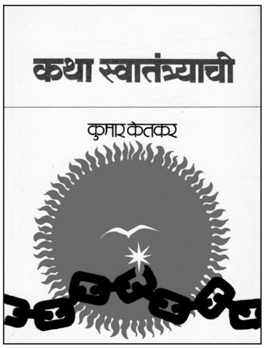

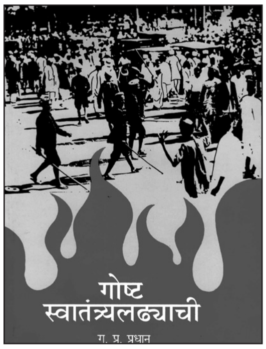

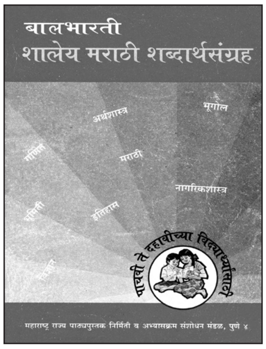

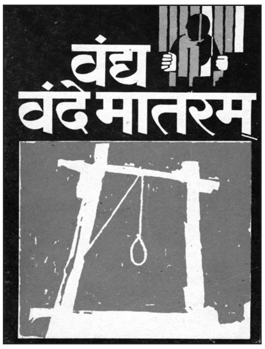

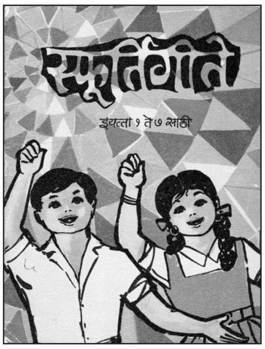

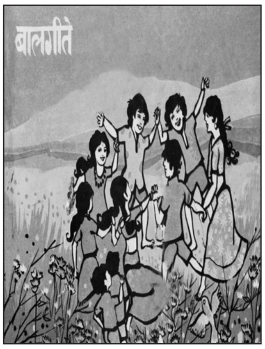

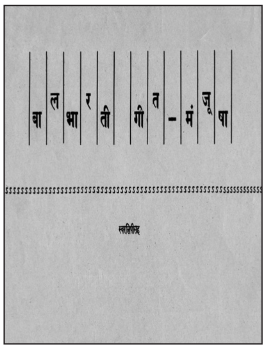

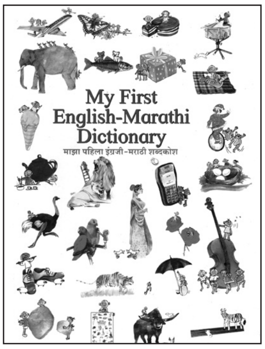

- पाठ्यपुस्तक मंडळाची वैशिष्ट्यपूर्ण पाठ्येत्तर प्रकाशने.
- नामवंत लेखक, कवी, विचारवंत यांच्या साहित्याचा समावेश.
- शालेय स्तरावर पूरक वाचनासाठी उपयुक्त.

पुस्तक मागणीसाठी www.ebalbharati.in, www.balbharati.in संकेत स्थळावर भेट द्या.

साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.

ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव) - ☎ २८७७१८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३९१५११, औरंगाबाद - ☎ २३३२१७१, नागपूर - ☎ २५४७७१६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०९३०, अमरावती - ☎ २५३०९६५

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

बागे उर्दू (उर्दू) इ. १०वी उर्दू भाषा

₹ 42.00